ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

Vol.5 No.2 2022

# مغرب میں ماحولیاتی تنقید: آغاز وارتقا

# (ECOCRITICISM IN THE WEST: EMERGENCE AND EVOLUTION)

ا۔ محمد عرفان حیدر،، ایم فل اردو اسکالر، شعبہ اردو جامعہ پنجاب، لاہور

۲۔ ناہید اختر، پی ایچ ڈی اردو اسکالر، شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

۳۔ سید ازور عباس، لیکچرر شعبہ اردو، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ

**Abstract:**
*The main concern of Ecocriticism is to critique the presentation of nature in literary and cultural texts. Thus the atmosphere of literature has been present in the literary tradition of every region for centuries. However, the ecological perspective of the study of literature has gained special importance in view of the distorted situation of nature in the present age. In the last decade of the last century, regular eco-based literary studies began.Ecocriticism initially used English traditions with different literary backgrounds. In the West, early American and British traditions explained Ecocriticism with the help of various classical texts. Both categories review the works of different writers, poets and fiction writers; with their historical, political, geographical and cultural contexts. This article will outline the American and British categories of environmental criticism.*
**Keywords:** Ecocriticism, American Literary tradition, British literary tradition, Holistic, Nature, William Rueckert, Ecology, Romanticism

ماحولیاتی تنقید، ادب اور فطرت کے مابین تعلقات، رشتوں اور انسلاکات کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ ادبی تنقید کا ایک زمین اساس نظریہ ہے، جس کا ہدف ہے: ادبی متون میں فطرت کے متعلق گوناگوں اظہارات کی کیفیت اور نوعیت کو تنقیدی عمل (تشریح، تجربہ، تعبیر) سے گزارنا اور اس عمل سے باقاعدہ طور پر ماحولیاتی معاملات کو تنقیدی ڈسکورس کا حصہ بنانا۔ پہلی نظر میں، ماحولیاتی تنقیدی نظریہ 'تانیثی تنقید' کی طرح ایک اخلاقی نکتہ نظر کا حامل ہے، یہ نظریاتی اور اخلاقی سطح پر فطرت کے متعلق تصورات کی باز قرات پر اصرار کرتا ہے اور فطرت کے ایک کلیت پسندانہ (Holistic) تصور کے فروغ کی کوشش کرتا ہے۔ بعد ازاں یہ ادبی ثقافتی متون کو بنیاد بنا کر ماحولیاتی بحران کی خطرناک صورتحال پر ردعمل کا اظہار کرتا ہے، یہ ماحولیاتی تنقیدی نظریے کا سیاسی رخ ہے۔ مغرب میں فطرت پر انسانی غلبے کی منطق اور صنعتی انقلاب کے سبب رونما ہونے والی ماحولیاتی تخریب کے ردعمل میں، تقریباً ساٹھ کی دہائی کے آس پاس ماحولیاتی حقوق کے تحفظ کی تحریک نے زور پکڑا۔ ابتداء میں سرسری طور پر ہی سہی، لیکن اسی دور میں ادب اور ادبی تنقیدی ڈسکورس نے ماحولیاتی تخریب پر ردعمل کا آغاز کیا۔ اس مقالے میں مغرب میں ماحولیاتی تنقید کے آغاز وارتقا پر روشنی ڈالی جائے گی۔

ماحولیاتی تنقید (Eco criticism) کی اصطلاح سب سے پہلے ولیم روئیکرٹ (William Rueckert) نے ۱۹۷۸ء میں ادب اور ماحولیات: ماحولیاتی تنقید میں ایک تجربہ (Experiment in Literature and Ecology: An Ecocriticsm) کے عنوان سے اپنے مضمون میں متعارف کروائی۔ اس مضمون میں ولیم روئیکرٹ (۱۹۲۶-۲۰۰۲) ماحولیاتی تنقید کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے:

> "The application of ecology and ecological concepts to the study of literature, because ecology (as a science, as a discipline, as the has vision) human for basis the greatest relevance to the present and future world" (1)

اس کے مضمون میں لفظ تجربہ (Experiment) سے ظاہر ہے کہ ہنوز، ماحولیاتی تنقید کی علمی اور ادبی مبادیات کا تعین ہونا باقی تھا۔ تاہم یہ واضح ہے کہ ماحولیاتی تنقید سے ولیم روئیکرٹ کا ہدف ماحولیات (Ecology) اور ماحولیاتی تصورات کے ادب پر انطباق سے متشکل ہوتا ہے۔ اس سمت میں پہلا قدم بھی وہ خود ہی اٹھاتا ہے: وہ ادب میں موجود بالقوہ طاقت اور توانائی کو سورج کی توانائی کے مماثل حیات بخش قرار دیتا ہے، اس افتراق کے ساتھ کہ سورج کی توانائی کا ایک حصہ زمین پر منتشر ہونے کے بعد محفوظ ہو جاتا ہے اور باقی ماحولیاتی نظام میں غائب ہو جاتا ہے۔ جب کہ ادب کی توانائی بالقوہ اس میں محفوظ رہتی ہے، اسے بار بار استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیز ادب کی محفوظ توانائی استعمال ہونے سے کم نہیں ہوتی اور نہ ہی انسانی معاشرے سے غائب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانوں میں لکھے گئے ادب کی پرتیں آج تک کھل رہی ہیں اور یہ سلسلہ کبھی نہیں رک سکتا، کیونکہ متن میں معانی کا مستقل قیام ممکن نہیں۔ معنی، صرف تکثیریت کا حامل نہیں بلکہ انحراف پسند بھی ہے۔ اس معاملے میں غالب کے کلام کی مثال دی جاسکتی ہے، جس کی شروحات آج تک لکھی جارہی ہیں اور لکھی جاتی رہیں گی۔

روئیکرٹ کے خیال میں توانائی کے یہ دونوں ماخذات آپس میں منسلک ہیں۔ انواع کی حیات کا وجودی انحصار اسی مربوط نظام پر ہے۔ جیسا کہ بیری کامزنے کہا تھا 'ہر شے دوسری شے سے مربوط ہے'۔ اس کا کہنا ہے کہ سورج اگر شاعر ہے تو نظمیں سبز پودے ہیں۔ تاہم جس طرح ادب میں تخلیقی عمل کے تفاعل سے توانائی کو مستقل طور پر محفوظ کر لیا جاتا ہے، سبز پودے (فطرت) بھی سورج سے توانائی کے استخراج کے بعد اسے اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور یہ فطرت کا تخلیقی عمل ہے۔ یہ دو تخلیقی عمل جمع کیسے ہوسکتے ہیں؟ روئیکرٹ کہتا ہے کہ مطالعہ اور قرات کے ذریعے سے۔ اس ضمن میں وہ کچھ بنیادی سوالات اٹھاتا ہے، جنھوں نے یقیناً ماحولیاتی تنقید کے مستقبل کے مطالعاتی منہج کے تعین میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> "اس ماحولیاتی کرّے میں ایک دوسرے پر انحصار کا حیاتیاتی عمل ایک معکوس حالت میں ہوتا ہے۔ زمین پر موجود تمام باہم مربوط نظام ہائے زندگی باہمی رابطے کی وجہ سے ارتقاپذیر ہوتے ہیں۔ اگر ہم اس حقیقت کے اعتراف اور اس عمل پر عمل کے بغیر پڑھاتے، لکھتے اور شاعری پر تنقید کرتے ہیں کہ (مثال کے طور پر) ہماری زمین کے تمام سمندر جدید معاشروں کی تلف شدہ نجاستوں سے آہستہ آہستہ آلودہ ہوتے جارہے ہیں، یہاں تک کہ اس دھویں سے بھی جو انھیں جلانے سے اٹھتا ہے تو جلد ہی ہم وہ ماحول کھو دیں گے جس میں ہم لکھتے پڑھاتے ہیں۔ اگر ہم نے انسانی تباہ کاریوں اور کرہ حیات میں انسانی مداخلت کے لیے کچھ ایسی حدود کا تعین نہ کیا جو کہ حیات کے لیے قابل برداشت ہوں اور یہ نہ سیکھا کہ کرّہ حیات کو تخلیقی سطح پر کیسے منظم کیا جاسکتا ہے تو کرہ حیات کا سارا تخلیقی عمل بہ شمول انسانی عمل فنا ہو جائے گا۔۔۔ میں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ ادب کا لکھنا، پڑھنا اور پڑھانا کس طرح کرہ حیات کی تعمیر، انسانی مداخلت سے اس کے انفکاک اور اس کی صحت کے لیے تخلیقی کردار ادا کر سکتا ہے؟" (2)

یقینی طور پر رویئکرٹ کی ان معروضات نے ماحولیاتی تنقید کے فلسفہ وجود کی کافی حد تک وضاحت کی ہے اور ادبی محققین کے لیے ایک اہم سوال چھوڑا ہے کہ وہ فطرت اور انسان کے تحفظ کی غرض سے ادب کی ترجیحات اور کردار کا از سر نو تعین کریں۔

ولیم رویئکرٹ کے بعد دس سال تک اس اصطلاح اور تنقیدی نظریے کی جانب کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی، تا آنکہ امریکہ میں سن ۱۹۸۹ء میں بر جس گلاٹفیلٹی (C.B Gltotfelty) نے ویسٹرن لٹریچر ایسوی ایشن (WLA) کی ایک نشست میں اسکا احیاء کیا۔ ماحولیاتی تنقید کی علمیات اور طرز وجود کی تفہیم کی غرض سے باقاعدہ مقالات لکھے گئے۔ بعد ازاں، ۱۹۹۲ء ASLE(Association for the study of Literature and Environment) کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی گئی۔ یہ تنظیم گلاٹفیلٹی، مائیکل پی برانچ (M.P Branch) اور کچھ دیگر محققین کی کاوشوں کا ثمر ہے۔ ۱۹۹۳ء میں پیٹرک مرفی (Murphy) نے ماحولیاتی تنقید کی نظریہ سازی کے لیے ISLE(Interdisciplinary Studies in Literature and Environment) کے نام سے ایک سہ ماہی رسالہ جاری کیا، جو آج تک جاری ہے۔ یہ رسالہ ماحولیاتی تنقید کی مختلف جہات کے مطالعے میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔

ماحولیاتی تنقید کے بنیادی طور پر دو دھارے ہیں: ایک امریکی اور دوسرا برطانوی۔ دونوں دھارے انگریزی ادب کے مختلف تاریخی پس منظر سے استفادہ کر کے ماحولیاتی تنقید کی مباحث سرانجام دینے میں سرگرم ہیں (اسکی تفصیل آگے آئے گی)۔ ASLE امریکی دھارے کی نمائندہ ادبی تنظیم ہے۔ اس تنظیم کے تحت کئی ممالک مثلاً چین، آئرلینڈ، انڈیا، کینڈا، جاپان، ترکی، جرمنی، آسٹریلیا، وغیرہ میں ذیلی تنظیمیں وجود میں آچکی ہیں۔ یہ سب تنظیمیں اپنے اپنے خطوں کے ماحولیاتی ادب کو مقامی، جغرافیائی اور زمینی صورتحال کو مدنظر رکھ کر مورد مطالعہ قرار دیتی ہیں۔ حال ہی میں ASLE-Pakistan (بتاریخ ۱۵ ستمبر، ۲۰۱۷) کا افتتاح ہوا ہے، یہ ڈاکٹر منزہ یعقوب کی کاوشوں کا ثمر ہے۔ مشہور ماحولیاتی نقاد ڈاکٹر سکاٹ سلووک (Scot Slovic) نے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد میں منعقدہ کانفرنس میں صدراتی خطبہ پڑھا۔

---

امریکہ میں تنقید کا ماحولیاتی نظریہ 'Ecocriticism' کے نام سے شہرت رکھتا ہے۔ یہ دھارا کلاسیک امریکی فطرت نگاروں رالف ایمرسن (Emerson)، ڈیوڈ ہنری تھورے (Thoreau)، مارگریٹ فلر (M.Fuller)، میری آسٹن (Mary Austin)، جان میور (John Muir)، ایلڈو لیوپولڈ (E. Leopold) اور ایڈورڈ ایبے (Edward Abbey) وغیرہ کی تحریروں پر توجہ مرکوز کرنے سے متشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا ان لکھاریوں کی نثری تحریروں میں فطرت نگاری کے ارتقا کو مورد مطالعہ قرار دیا گیا ہے۔ ماحولیاتی نقادوں کے نزدیک ادبی متون میں نیچر اور کلچر کی تشکیل کی طرز کا مطالعہ اہمیت کا حامل ہے۔ یہ دھارا فطرت نگاری کے ہمراہ امریکی راعیانہ ادب (Pastoral Literature) کے خصوصی مطالعے سے سروکار رکھتا ہے۔ راعانیت یا راعیانہ ادب سے کیا مراد ہے؟ اور نگزیب نیازی نے اس ضمن میں لکھا ہے:

> "راعانیت کا لفظی مطلب چراگاہوں اور پانی کی تلاش میں گڈریوں کا اپنے مویشیوں کو ایک جگہ سے دور کی جگہ لے کر جانا ہے۔ راعانیت کی ادبی اصطلاح سادہ دیہی زندگی، فطرت سے قربت اور فطرت کے براہ راست مشاہدے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ راعیانیت کوئی الگ صنف یا ہئیت نہیں بلکہ مخصوص اظہار کا نام ہے۔۔۔ میری گفرڈ نے اپنی کتاب *Pastoral* میں راعانیہ طرز اظہار کی تین صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ اول: دیہات کی سادہ زندگی بالخصوص گڈریوں کی زندگی کا بیان۔ دوم: واضح یا غیر واضح انداز میں شہری زندگی کے مقابل دیہاتی زندگی کا اظہار۔ سوم: دیہاتی زندگی کی تحقیر آمیز درجہ بندی"۔ (3)

بہر حال راعیانیت کے غالب عناصر دیہی فطرت نگاری کے حامل ادبی و ثقافتی آثار میں مضمر ہیں۔ امریکی کلاسیک ادب کی روایت میں تین لکھاری یعنی ایمرسن، مارگریٹ فلر اور تھورے خصوصی اہمیت کے کے حامل ہیں۔ یہ تینوں لکھاری ماورائیت پسندی (Transcendentalism) کے حامی تھے، اور فطرت کی حمایت میں یورپ کے روحانی، ثقافتی تصورات کی مخالفت کرتے تھے۔ مارورائیت پسندی ایک فلسفی، سیاسی اور ادبی تحریک ہے۔ یاد رہے کہ ماورائیت پسندی امریکی ادب کی باقاعدہ پہلی تحریک شمار کی جاتی ہے۔ یہ تحریک ۱۸۲۰/ ۱۸۳۰ کے لگ بھگ مشرقی امریکہ میں شروع ہوئی تھی۔ یہ فلسفیانہ عقیدہ لوگوں اور فطرت کی داخلی اچھائی (Inherent goodness) کا قائل ہے۔ اس تصور کا کہنا ہے کہ سماج اور سماجی اداروں نے فرد (Individual) اور فطرت کی داخلی پاکیزگی اور قداست کو آلودہ کر دیا ہے۔ لوگ اس وقت اعلی انسانی زندگی اور برتر حیاتیاتی مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، جب وہ خود شناس، خود کفیل ہوتے ہیں اور حقیقی فطرت کے قریب رہتے ہیں۔ ان نظریے کے مطابق الوہی تجربہ (Divine Experience) روزمرہ زندگی میں مشاہدہ کرنے کے لیے ہے، چہ جائیکہ اسے نادیدہ جنت کے عقیدے میں تلاش کیا جائے۔

ماورائیت پسند موضوعی وجدان (subjective Intuition) کو معروضی تجربیت پسندی (Objective Empiricism) پر فوقیت دیتے ہیں۔ یہ عقیدہ اپنے وقت کی عقلیت پسندی (Intellectualism) اور روحانیت پسندی (Spirituality) سے منحرف تھا، جس کا پرچار کلیسا کر رہا تھا۔ ماورائیت پسندی کا ظہور انگریزی اور جرمن رومانویت (Romanticism) سے ہوتا ہے۔ نیز اس کی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

فلسفی بنیادوں میں ہرڈر(Herder)اور شیلر ماخر(Schleiermacher)کا شر حیاتی طرز فکر، ڈیوڈ ہیوم کی تشکیک پسندی(Skepticism)اور کانٹ کا فلسفہ ماورائیت(Transcendental Philosophy) کار فرما ہے۔

ڈیوڈ ھیوم کے فلسفے کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ادعائی طرز فکر اور عقلیت محض کی مخالفت کی ہے۔ اس کی تشکیکی منہج نے انسانی ادعائیت، عقل پرستی اور استبدادی طرز فکر پر بنیادی سوالات اٹھائے ہیں، جو ماحولیاتی تنقید کے مورد نظر ہیں۔'ھیوم نے بنیادی مسائل پر نکتہ چینی کر کے تہذیب کی بڑی خدمت کی ہے۔ اور صرف یہی نہیں کہ کانٹ بلکہ تمام انسانیت ایک ادعائی خوب غفلت (Dogmatic Slumber) سے بیدار ہو گئی۔ عقل کی بے بضاعتی اور بے اعتمادی کہ جو بعد آنے والے افکار پر اثر انداز ہوئی، وہ دراصل ہیوم کی فکر کا ہی نتیجہ یا تر کہ ہے'۔(4) ان ہی افکار کے تحت ایمر سن اور تھورے جیسے مصنفین نے انسانی عقلی معاشروں اور یورپی تہذیب سے بیزاری کا اظہار کیا اور فطرت کی آغوش میں پناہ لی۔ ایمر سن نے اپنے مضمون Nature ۱۹۳۶ء میں امریکیوں کو یورپی طرز تفکر اور ثقافت سے دور رہنے کی ہدایت کی ہے۔ اس نے امریکی مصنفین پر زور دیا ہے کہ وہ دنیا کو نئی آنکھوں سے دیکھیں، مگر کیسے؟ اس کا جواب دیتے ہوئے ایمر سن کہتا ہے کہ 'محدود اور مصنوعی شہری زندگی سے فطرت کی طرف واپس جاکر اور زبان اور خیالات کے حقیقی ماخذ سے رجوع کر کے دنیا کو نئے انداز میں دیکھنا ممکن ہو سکتا ہے۔(5)

ڈیوڈ ہنری تھورے(Thoreau)امریکی کلاسیک ادب کے ممتاز ترین ناموں میں سے ایک ہے۔ تھورے کے مضامین اور شاعری بیس جلدوں پر محیط ہے، اس میں فلسفہ اور نیچرل ہسٹری پر اس کی تحریریں خصوصی توجہ کے لائق ہیں۔ تھورے نے فطرت نگاری اور ماحولیاتی تاریخ کے باب میں نہایت یادگار سرمایہ چھوڑا ہے۔ اس کی مختلف کتابیں مثلاً *Main Woods, Concord River* اور *Cape cod* بھی اہم ہیں، لیکن جو نفاست، شگفتگی اور مشاہدے کی وسعت *Welden Pond* میں نظر آتی ہے، وہ صرف اس کا خاصہ ہے۔ *Walden Pond* مسیساچوسٹس (امریکہ) میں ایک تالاب ہے، یہ کتاب تھورے نے اس کے قریب رہ کر لکھی تھی۔ تھامس لیون (Lyon) نے اپنی کتاب *This incomparable Land* میں فطرت نگاری کے ذیل میں آنے والی تحریروں کے مطالعے کے لیے ایک Taxonomy ترتیب دی ہے، جس میں اس نے امریکہ کے نو آبادیاتی دور سے لے کر بیسویں صدی تک کی فطرت نگاری کا جائزہ لیا ہے۔ اس نے سات ایسے جہات کا ذکر کیا ہے، جو فطرت نگاری کے ذیل میں آنے والی ہر تحریر کے مطالعے کے لیے ساز گار ہے۔ ان سات جہات کو وہ مزید تین نکات میں مختصر کرتا ہے۔ یہ تین جہات فطرت نگاری کی وسیع و عریض روایت کے مطالعے کے لیے بہت مددگار ہیں۔ وہ تین جہات یہ ہیں: فطری تاریخ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا، فطرت کے لیے مصنف کے ذاتی رد عمل کی طرز کا مطالعہ، اور فطرت کی فلسفیانہ تعبیر کرنا۔(6)

پی لیون کے نزدیک فطرت نگاری کا مطالعہ کرتے ہوئے ان جہات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ تھورے کا مطالعہ بھی ان تینوں جہات کے ذریعے سے کیا جا سکتا ہے۔ تاہم دوسری جہت یعنی فطرت کے لیے مصنف کے ذاتی رد عمل کے طرز کا مطالعہ تھورے کے لیے نہایت ساز گار ہے۔ تھورے فطرت کے مشاہدے کے بعد ذاتی احساسات کو بیان کرتا ہے۔ یہ دوسرا زمرہ یعنی فطرت کے متعلق مصنف کے ذاتی اظہارات (Personal Response) کے ذیل میں فطرت نگاری کا ایک وسیع و عریض سلسلہ آتا ہے۔ فطرت کے لیے تھورے کے شخصی رد عمل کا عکس *Welden* میں ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔

وہ فطرت کے گہرے مشاہدے کا قایل ہے۔ اس کے خیال میں فطرت کو اس کی ہمہ گیر کلیت کے ساتھ دیکھنا چاہیے۔ والڈن کی فہرست (Contents) کا مطالعہ کر لیں: اقتصادیات، اپنے مقصد حیات، گاوں، تالاب، سرمائی جانور سے لے کر فطرت کی عموماً گرفت میں نہ آنے والی آوازوں پر تھورے نے پورا پورا باب لکھا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس نے خود کو، اپنے تمام حواس اور ادراکات کو فطرت کے سپرد کر رکھا ہے۔ تھورے خود کو (یعنی انسان کو) فطرت کا جزو سمجھتا ہے، نہ کہ فطرت پر حاکم یا منصرم۔ والڈن کے پانچویں باب 'تنہائی کا آغاز' اس طرح ہے:

"آج کی شام بڑی سہانی ہے۔ پورا جسم حس واحد بن گیا ہے، اور مسرتوں کو ہر مسام پی رہا ہے۔ میں فطرت میں عجیب آزادی محسوس کرتا ہوں، گویا میں اس کا ایک جزو ہوں"(7)

کیمپ بیل کے بقول اس کے ہاں فطرت اور متنیت (Textually) کا افتراق ختم ہو گیا ہے۔ وہ دن بھر کے عمیق مشاہدے بڑی سادگی کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ نہ صرف تھورے کی زندگی بلکہ تحریر اور مشاہدے سے بھی میکانکی رویے ختم ہو گئے ہیں یا دب گئے ہیں۔ والڈن میں اس کا سامنا جن مقامات (Places) جانوروں اور پرندوں سے ہوتا ہے، انھیں دوست اور ہمسایہ کہتا ہے۔ یہ ہمسائیگی بجائے خود انسان کو فطرت کا حصہ یا دیگر موجودات کی طرح ایک موجود سمجھنے کا اظہاریہ ہے۔ یہ انسانی غلبے کی تاریخی منطق کا صریح انکار ہے جو فطرت اور انسان میں غیریت ایجاد کرنے پر اصرار کرتی ہے۔ تھورے والڈن کے دوسرے باب 'میں کہاں ہوں اور میرا مقصد زندگی کیا ہے' میں لکھتا ہے: 'میں دفعتاً چڑیوں کا ہمسایہ بن گیا تھا، نہ اس وجہ سے کہ میں نے کسی پرندے کو پکڑ کر بند کر لیا تھا، بلکہ اس لیے کہ میں نے اپنا قفس ان کے قریب بنالیا تھا'۔(8)

تھورے کی تحریروں کا ایک اہم عنصر فطرت اور نفسیاتی پر اس کے اثرات سے منکشف ہوتا ہے۔ اس نے فطرت کو اپنی ذات کا ناقابل تفکیک حصہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ وہ ایک طویل عرصے تک باطنی اور خارجی دنیا میں اشتراکات تلاش کرنے کی سعی میں مصروف رہا ہے۔ تھورے کے 'انشائیے 'رات اور چاندنی سے یہ اقتباسات ملاحضہ کریں:

"اس بات کو مان لینا چاہیے کہ چاند کی چاندی، ہر چند کہ وہ ایک غمگین راہرو کے لیے کافی و شافی ہے اور ہماری اس باطنی روشنی سے غیر مطابق بھی نہیں"(9)

وہ مزید لکھتا ہے:

"وہ دن کتنے بے کیف ہوتے ہیں جب رات اپنے شبنمی قطروں نیز تیرگی کے ہمراہ پژمردہ ہوتی دنیا کو بحال کرنے کے لیے نہ آسکے! جوں جوں سائے ہمارے گرد اکٹھا ہونے لگتے ہیں، توں توں ہماری قدیم جبلتیں بیدار ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ہم چپکے چپکے اپنے اندر سے کسی جنگل کی طرف نکل آتے ہیں، ان خاموش اور مغموم مورچوں کی تلاش میں جو عقل کا قدرتی صید ہیں"(10)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

پہلے اقتباس سے واضح ہے کہ فطرت میں موجود رہنا باطنی روشنی اور روحانی انکشاف کا عمل ہے، جو انسانی آگاہی میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ تاہم دوسرے اقتباس میں ایک سلبی عنصر نمایاں ہے: فطرت میں انسان کی عدم موجودگی اس روحانی انکشاف کو رد کر کے، اسے عقلانی صید میں پابند کر دیتی ہے۔ یوں تھورے کے ہاں فطرت باطنی انکشاف، نفسیاتی آگہی (Awareness) اور داخلی تصادم کے تجربے کو معنی خیز بناتی ہے۔

غرض ماحولیاتی تنقید کا امریکی دھارا، امریکی ادب میں فطرت نگاری، دیہات نگاری، منظر نگاری اور راعیانہ ادب کو بروئے کار لاتا ہے۔ اس نظریے کا ارتقاء کلاسیک، جدید اور مابعد جدید ادب سے ماحولیاتی سروکار (Ecological Concern) کو تلاش کرنے کی حوصلہ افزائی میں مضمر ہے۔

---

☆برطانوی دھارے میں ماحولیاتی تنقیدی تناظر کے لیے 'سبز مطالعات' (Green Studies) کی اصطلاح رائج ہے۔ تاہم امریکی دھارے کی بہ نسبت یہاں ماحولیاتی تنقید کم ترقی یافتہ ہے۔ برطانوی سبز مطالعات کی بانی شخصیت جاناتھن بیٹ (Bate) کو مانا جاتا ہے۔ بیٹ کی کتاب *Romantic Ecology: Wordsworth and Environmental Tradition* اس سلسلے میں بنیادی کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۳ء میں منظر عام پر آئی۔ امریکی ماحولیاتی مباحث میں جو مقام ISLE رسالے کو حاصل ہے، برطانیہ میں لارنس کوپے (Lawrence Coupe) کے رسالے *The Green studies Reader: From Romanticism to ecocriticism* کو وہی مقام حاصل ہے۔

سبز مطالعات کی بنیادیں برطانوی رومانویت (British Romanticism) میں پیوست ہیں۔ برطانوی رومانویت ماحولیاتی طرز مطالعہ کے لیے زرخیز زمین کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے سبز رومانویت (Romanticism Green) اور رومانوی ماحولیات (Romantic Ecology) بھی کہا جاتا ہے۔ سبز رومانویت کا پسندیدہ موضوع اور تشکیلی سروکار شاعری اور دوسروں متون کے مطالعات کے ذریعے انسان، انسانیت اور فطری دنیا کے مقام کے تعین پر محیط ہے۔ یہ رویہ ولیم ورڈز ورتھ، بلیک (Blake) کیٹس (Keats) شیلے (Shalley) جیسے رومانوی شعراء کے متون میں فطرت پر اظہارات کے ذیل میں قابل مشاہدہ ہے کہ شہری زندگی کی پیچیدگیوں، دھواں دار فضا، پرہجوم سڑکیں اور مشینوں کے شور کے رد عمل میں یہ شعراء فطرت کی طرف فرار کرتے ہیں۔ فطرت ان کے ہاں متحرک، سادہ، پرسکون، جادوائی، پراسرار اور صداقت کا مظہر ہے۔ اٹھارویں صدی اور انیسویں صدی میں صنعتی انقلاب کے آغاز سے شہری اور دیہاتی زندگی میں در آنے والی غیریت کا اظہار رہ کرنے ان شعراء کے متون سے منکشف ہوتا ہے۔ یہ تمام شعراء ایمرسن اور تھورے کی طرح فطرت کی سادگی پر فریفتہ ہیں۔ پیٹر بیری نے لکھا ہے:

> "امریکی تحاریر کا ایک رجحان یہ ہے کہ ان کے ہاں جشن کا تاثر ہے (عموماً بائیں بازو کے سخت نقاد اس کیفیت کو حقارت سے درختوں سے بغل گیری کا نام دیتے ہیں)۔ جب کہ برطانوی تحریر میں دھمکی اور خطرے کی نشاندہی کا تاثر ملتا ہے اور ان سرکاری اداروں، صنعتوں، کمرشل اور نئی نو آبادیاتی طاقتوں کو ماحولیاتی خطرات کا باعث گردانا جاتا ہے" (11)

عمومی تاثر یہی ہے کہ برطانیہ میں ماحول محور طرز تفکر کا محرک، سیاسی تحریکات یا ایک فوری درپیش مسئلے کے حل کے طور پر اس خواہش کے ساتھ سامنے آیا کہ ماحول کو دوچار خطرات کی بابت آگاہی کو فروغ دیا جائے اور جنگلات کی کٹائی کی روک تھام کے لیے اقدامات اٹھائے جائیں۔ اکادمیاتی سطح پر ان خطرات کی تفہیم کے لیے ادبی اور ثقافتی متون میں فطرت اور سماجی تصورات کا تجزیہ کیا جائے۔ تاہم بہت سے لکھاری رومانوی ٹائم پیریڈ سے بھی پہلے ان خطرات کی طرف متوجہ ہو گئے تھے: مثلاً سترھویں صدی کے اواخر میں انگریز نیچرلسٹ جان ایولین (J. Evelyn) نے اپنی کتاب *A Discourse of forest or Sylvai* میں شاہی طبقے کو متنبہ کر دیا تھا کہ جنگلات کی کٹائی مسلسل بڑھ رہی ہے، اس وقت ایولین نے جنگلات کے تحفظ پر زور دیا تھا۔ جان رسکن کی کتاب The Storm Cloud of Ninetheenth Century (1884) سے پہلے ہوائی آلودگی ایک درپیش مسئلے کا درجہ نہیں رکھتی تھی۔ اس کتاب میں وہ چمنیوں سے نکلتے اور پھیلتے دھویں کے گھنے سیاہ بادلوں کو آلودگی سے موسوم کرتا ہے۔ اس کتاب میں رسکن نے لندن اور اسکے اطراف کی آب و ہوا پر انسانی کارستانیوں کی وجہ سے پڑنے والے زہریلے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ ۱۷۹۸ء میں تھامس مالتھس کے قابل ذکر مضمون 'Essay on the principle of population' نے ماحولیاتی مسائل اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس سے کچھ سال پہلے کی ولنے (C.FVulney) نے مغرب کو متنبہ کر دیا تھا کہ ایک دن ہماری تہذیب انسان کے ثقافتی اور ماحولیاتی استحزاء کے سبب خود ہی زوال آشنا ہو گی۔ مالتھس کی تھیوری آف پاپولیشن، ریاضیاتی اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے انسانی مستقبل کی بابت پیش گوئی کرتی ہے۔ مالتھس کے مطابق بڑھتی ہوئی آبادی اور اسکے متناسب خوراک کی پیداوار میں ناہم آہنگی سے انسانی نسل مہلک خطرات اور قحط سے دوچار ہو گی۔ مالتھس کے نظریہ آبادی نے رومانوی دور میں ماحولیاتی تخریب کی جانب اشارہ کیا ہے۔ المختصر برطانیہ کے شعراء، نقاد اور سماجی مفکرین فطرت کی روبہ زوال صورتحال پر اپنے اپنے شعبوں میں اظہار کرتے رہے ہیں۔ رومانوی شاعر ولیم بلیک (W. Blake) نے شہروں میں موجود بڑی بڑی چمنیوں اور مناروں کی شکایت کی ہے، جن سے نکلتا ہوا دھواں خوبصورت اور دلگداز باغوں (فطرت) کو خراب اور دریاؤں کی رعنائی کو اثر انداز کر رہا ہے تھا۔ جوناتھن بیٹ نے لکھا ہے کہ لفظ 'آلودگی' (Pollution) نے اپنا جدید مفہوم ایک رومانوی دور میں حاصل کیا۔ (12)

جدید دور میں رومانوی ماحولیاتی تنقید (Romantic Eco Criticism) متنوع اطراف کی طرف متوجہ ہوئی ہے۔ رومانوی ماحولیاتی نے معاصر عہد میں شہری ماحولیات (Urban Ecology) کو اپنے تنقیدی ڈسکورس کا حصہ بنایا ہے۔ واضح ہے کہ رومانوی ماحولیات نے ہمیشہ زمینی جمالیات، دیہاتی لینڈ سکیپ اور فطرت کے دلربا مظاہر کی ترجمانی کی ہے، فطرت کے علاحدہ وجود کو تسلیم کیا ہے اور اسے ادبی و نظریاتی کلامیہ کا حصہ بنا کر پیش کیا ہے۔ تاہم جدید دور میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شہروں کی جانب رخ کیا ہے، اس لیے رومانوی ماحولیات نے یہ سوال قائم کرنے کی کوشش کی ہے شہری فطرت (اربن نیچر) کیا ہے؟ اس نے شہر میں فطرت کی موجودگی، طرز وجود اور اس ارتقائی مراحل کو مرکز توجہ قرار دیا ہے، اس لیے اب یہ مباحث اس کے ڈسکورس کا لازمی جز شمار ہوتی ہے۔ مزید بر آں، رومانویت نے نو آبادیاتی ماحولیات کو بھی توجہ کا مرکز قرار دیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

## حوالہ جات

1-Ruekert, William, " Literature and Ecology" in Eco criticism Reader, Ed. Glotfelty, Formm (Gorgia: University of Gorgia Press,1996), 107

2-ولیم روئیکرٹ، "ادب اور ماحولیات"، مشمولہ ماحولیاتی تنقید: نظریہ و عمل, مترجم: اورنگزیب نیازی (لاہور: اردو سائنس بورڈ، 2019)، ص102-103

3-اورنگزیب نیازی، ماحولیاتی تنقید: نظریہ اور عمل، ص238

4 - قاضی قیصر الاسلام، فلسفے کے بنیادی مسائل (اسلام آباد: نیشنل بک فاونڈیشن، 2017ء)، ص279

5- Emerson, "Nature ", In the The American Tradition in literature, ed. , sculley Bradley, vol.1 (New York: Nortory, 1967), 1075-76

6- Lyon, Thomas J. The Imcomparable Land : A Guide to American Nature Writing (Minnea polis: Milkweed, 2001),3

7- ہنری ڈیوڈ تھورے، والڈن، مترجم: علی عباس حسینی (نئی دہلی: ساہتیہ اکادیمی، 1960ء)، ص198

8-سابقہ حوالہ، ص130

9-ہنری ڈیوڈ تھورے، "رات اور چاندنی" مشمولہ مغرب کے انشائیے، مترجم سلیم آغا (نئی دہلی: سادھنا پبلی کیشنز، 1990)، ص112

10-سابقہ حوالہ، ص117

11-پیٹر بیری، بنیادی تنقیدی تصورات، مترجم الیاس بابر اعوان (لاہور: عکس پبلی کیشنز، 2018ء)، ص271

12- Bate, Song of Earth (London: Pacador, 2000),137